مغربی پاکستان کا فنانس ایکٹ ۱۹۶۵ء

(مغربی پاکستان کا قانون نمبر I، مجریہ ۱۹۶۵ء)

[۱۰ جولائی، ۱۹۶۵ء]

مشتملات

تمہید۔

دفعات۔

۱. مختصر عنوان، آغاز اور وُسعت۔

۲. تعریفات۔

۳. چند اضلاع میں زرعی ٹیکس پر سرچارج۔

۴. ....

۵. سینماؤں پر ٹیکس۔

۶. موٹر گاڑیوں پر ٹیکس۔

۷. ....

۸. ....

۹. ریلوے کرایوں پر ٹیکس۔

۱۰. اضافی سٹامپ ڈیوٹی لگانا۔

۱۱. موٹر گاڑیوں پر مزید ٹیکس۔

۱۲. ہوٹلوں پر ٹیکس۔

۱۳. مغربی پاکستان ایکٹ نمبر IX، ۱۹۶۳ء میں ترمیم۔

۱۴. سزا۔

۱۵. سِول کورٹ میں دیوانی مقدمات پر پابندی۔

۱۶. موجودہ قوانین کا اطلاق۔

۱۷. قانون میں ترمیم کا اختیار۔

۱۸. اُصول وضع کرنے کا اختیار۔

جدول

پہلا جدول

دوسرا جدول

تیسرا جدول

[چوتھا جدول]

مغربی پاکستان کا فنانس ایکٹ ۱۹۶۵ء

(مغربی پاکستان کا قانون نمبر I، مجریہ ۱۹۶۵ء)

[۱۰ جولائی، ۱۹۶۵ء]

[گورنر مغربی پاکستان کے منظوری ملنے کے بعد پہلی بار مغربی پاکستان کے سرکاری جریدے (غیر معمولی) میں مورخہ ۱۰ جولائی، ۱۹۶۵ء کو شائع ہوا۔]

ایک

قانون

مغربی پاکستان میں ٹیکسوں اور محصولات کے جاری رکھنے، لگانے اور ختم کرنے کیلئے۔

تمہید

جہاں تک یہ موزوں ہے کہ کچھ ٹیکس لگائے جائے اور کچھ ختم کرے اور مغربی پاکستان کے صوبہ میں فرائض؛

یہ مندرجہ ذیل قانون بنے گا:—

مختصر عنوان، آغاز اور وُسعت۔

۱۔ (۱) اس قانون کو مغربی پاکستان کا فنانس ایکٹ ۱۹۶۵ء کہا جائے گا۔

(۲) یہ یکم جولائی ۱۹۶۵ء سے نافذ العمل ہو گا۔

(۲) اس کا اطلاق ماسوائے قبائلی علاقہ جات کے سارے خیبر پختونخوا پر ہو گا۔

تعریفات۔

۲۔ اس قانون میں اگر کوئی چیز خلافِ قانون ہو،—

(اَ) "حکومت" کے معنی ہے خیبر پختونخوا کی حکومت؛

(ب) "کلکٹر" کے معنی ہے ضلع کا کلکٹر اور بر مشتمل ہے کوئی بھی افسر جس کی تقرری کی گئی ہو کسی بھی قانون کے تحت جو عارضی طور پر نافذ العمل ہو، محکمہ مال سے متعلق جو کلکٹر کی ڈیوٹی ادا کرے؛

(ج) "تجویز کردہ" کے معنی ہے جو اس قانون کے تحت اصولوں سے بنا ہو؛

چند اضلاع میں زرعی ٹیکس پر سرچارج۔

۳۔ (۱) چند اضلاع میں زرعی آمدن کے ٹیکس پر سرچارج ٹیکس لگایا جائے گا اور حاصل کیا جائے گا زمین کے ہر اُس مالک سے جس کا تخمینہ زرعی آمدن کے ٹیکس سے لگایا ہو بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، ہزارہ، مردان، کوہاٹ، پشاور کے اضلاع میں زمین کی آمدن جو زرعی

سال ۶۵-۱۹۶۴ء میں واجب الادا تھی اور اضافی رقم زرعی آمدن کا سرچارج کی مد میں ان ریٹس پر جو فرسٹ شیڈول میں مخصوص ہے۔

اس دفعہ کی تشریح کا مقصد زرعی سال کے معنی ہے جیسا کہ پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ ۱۸۸۷ء میں بیان کیا گیا ہے۔

(۲) خیبر پختونخوا زرعی آمدن ٹیکس کے قانون، ۱۹۴۸ء کے شرائط سرچارج کے تخمینے، جمع کرنے اور وصولی پر لاگو رہیں گے۔

۴. ....

۵. یہاں سینماؤں پر ٹیکس لگایا جائے گا اور حاصل کیا جائے گا اس کے مالک یا منیجر سے مندرجہ ذیل برائے مالی سال کیلئے ۶۶-۱۹۶۵ء کے حساب سے:— سینماؤں پر ٹیکس۔

(i)	ایسی صورت میں جب سینما فرسٹ کلاس ہو۔	ایک ہزار روپے
(ii)	ایسی صورت میں جب سینما دوسرے درجے کی ہو۔	پانچ سے روپے
(iii)	ایسی صورت میں جب سینما تیسرے درجے کی ہو۔	ایک سو روپے

۶. ہر اُس علاقے میں ٹیکس لگایا جائے گا اور حاصل کیا جائے گا جہاں موٹر گاڑیوں پر ٹیکس لگایا جاتا ہے کسی بھی قانون کے تحت ایسے ٹیکس پر سرچارج برائے مالی سال ۶۶-۱۹۶۵ء مندرجہ ذیل کے حساب سے:— موٹر گاڑیوں پر ٹیکس۔

(i)	موٹر گاڑیاں جو مواد اور سامان لے جانے کیلئے استعمال ہوتی ہیں۔	پچیس روپے
(ii)	موٹر گاڑیاں جو کرایہ کیلئے چلائی جاتی ہیں اور آٹھ افراد کو لے جانے کیلئے لائسنس دیا گیا ہو۔	پچاس روپے

۷-۸. ....

۹. تیس جُون ۱۹۶۶ء تک لگایا جائے گا اور ریلوے کے کرایوں پر واجب الادا ہو گا ٹیکس بمطابق پیمانہ جو تیسرے شیڈول میں درج ہے۔ ریلوے کرایوں پر ٹیکس۔

۱۰. (۱) حالانکہ اگر کوئی چیز سٹامپ ایکٹ ۱۸۹۹ء میں بر مشتمل ہو سواری کے ہر وہ اضافی سٹامپ ڈیوٹی لگانا۔

آلات جو اس ایکٹ کی دفعہ کی ذیلی شق (۱۰) میں بیان ہوئے ہیں اور نہ کہ تبادلہ چارج یا اس ایکٹ کے جدول-II آرٹیکل ۶۲ کے نیچے مستثنیٰ پر اضافی سٹامپ ڈیوٹی لگائی جائے گی اس قانون کے تحت ایسے حساب سے جو حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعے مخصوص کرے۔

(۲) اضافی سٹامپ ڈیوٹی (اگر کوئی مخصوص ذیلی دفعہ (۱) میں ٹیکس لگایا جائے پر آلات سے متعلق—

(اَ) آرٹیکل ۱۸(ج) کے تحت ہر وہ جائیداد سے متعلق فروخت کا سرٹیفیکیٹ جو جُدا رکھا جاتا ہے اور فروخت کیا جاتا ہے، عطا کیا جاتا ہے کسی بھی جائیداد کے خرید کنندہ کو جو سِول کورٹ یا ریونیو کورٹ کی طرف سے عام نیلام کیا جاتا ہے یا کلکٹر یا ریونیو افسر جہاں خریدنے کی رقم ۲۵.۰۰ روپے سے تجاوز کرے؛

(ب) جائیداد کا تبادلہ (آرٹیکل ۳۱)؛

(ج) آرٹیکل ۳۲(اَ) اور (ب)(۱) کے تحت رہن جائیداد پر اضافی چارج جہاں آلات کے اختتام کے وقت مزید چارج جائیداد کا قبضہ دیا جاتا ہے یا ایسے آلات کے تحت دینے کیلئے رضامندی دی جاتی ہے؛

(د) گفٹ آرٹیکل ۳۳ بندوبست نہیں یا وصیت آرٹیکل ۶۲ کے تحت تبادلہ؛

(ہ) لیز، ہونے والا لیز شامل ہے یا دوسرے کو دِیا ہو لیز اور کرایہ کیلئے کوئی معاہدہ یا دوسرے کو کرایہ کیلئے آرٹیکل ۳۵(ب) اور (ج) اس کے علاوہ جہاں ایسا لیز جس کا کرایہ فِکس ہو اور کوئی قسط ادا نہ کی گئی ہو یا دی گئی ہو؛

(و) آرٹیکل ۴۰(اَ) کے تحت رہن ڈیڈ جو معاہدہ نہ ہو، ٹائیٹل ڈیڈ جمع کرنے سے متعلق ہو، پوَن یا آرٹیکل ۶ کے تحت معاہدہ آرٹیکل ۶ کے نتیجے باٹمری بانڈ، آرٹیکل ۱۹ کے تحت ایک فصل کا رہن، آرٹیکل ۵۶ کے تحت رسپونڈنشیا بانڈ یا آرٹیکل ۵۷ کے نتیجے سیکورٹی بانڈ جب جائیداد کا قبضہ ہو یا جائیداد کا کوئی حصہ ایسے ڈیڈ

میں شامل ہو جو راہن دیتا ہے یا دینے کیلئے رضا مند ہوتا ہے۔

(ز) آرٹیکل ۵۸(اَ)(ii) کے تحت بندوبست نہ کہ وہ بندوبست جو مذہبی یا خیراتی مقاصد کیلئے ہو؛

(ح) آرٹیکل ۶۳ کے تحت پٹہ کا تبادلہ اسائنمنٹ کے ذریعے اور نہ کہ جو ہونے والا پٹہ ہے۔

وضاحب—اس ذیلی شق کے تحت آرٹیکل سے متعلق حوالہ اخذ کیا جائے گا بطور ریفرنس سٹامپ ایکٹ ۱۸۹۹ء کی شیڈول-I کے آرٹیکل سے متعلق۔

(۳) اوزار کی قیمت کے بقدر جو ذیلی دفعہ (۲) میں شامل ہے سٹامپ ایکٹ ۱۸۰۹ء کی دفعات کے مطابق متعین ہو گا۔

موٹر گاڑیوں پر مزید ٹیکس۔

۱۱. (ا) یکم جولائی ۱۹۶۵ء سے مغربی پاکستان موٹر وہیکل ٹیکسیشن ایکٹ ۱۹۵۸ء کا شیڈول نافذ العمل ہو گا چوتھے شیڈول میں مخصوص چند ترامیم کے تابع ہونگے۔

(۲) ....

ہوٹلوں پر ٹیکس۔

۱۲. (ا) ہر سال ٹیکس لگایا جائے گا اور حاصل کیا جائے گا ہوٹلوں پر مالک یا اس کے منیجر سے واجب الادا ہو گا مندرجہ ذیل کے حساب سے؛

(i)	جہاں روزانہ اخراجات ہوٹل میں فی لاجنگ یونٹ ۱۰۰.۰۰ روپے سے زیادہ ہو لیکن ۱۹۹.۰۰ روپے سے زیادہ نہ ہو۔	روزانہ ۵.۰۰ فی لاجنگ یونٹ کے حساب سے۔
(ii)	جہاں روزانہ ایسے اخراجات ہوٹل میں ۱۹۹.۰۰ روپے سے زیادہ ہو لیکن ۳۹۹.۰۰ روپے سے زائد نہ ہو۔	روزانہ ۱۰.۰۰ روپے فی لاجنگ یونٹ کے حساب سے۔
(iii)	جہاں روزانہ ایسے اخراجات ۳۹۹.۰۰ روپے سے زائد ہو لیکن ۵۹۹.۰۰ روپے سے زائد نہ ہو۔	روزانہ ۶۰.۰۰ فی لاجنگ یونٹ کے حساب سے۔
(iv)	جہاں ہوٹل میں روزانہ ایسے اخراجات ۹۹۹.۰۰	روزانہ ۱۰۰.۰۰

روپے سے زائد نہ ہو۔ روپے فی لاجنگ یونٹ کے حساب سے۔

(۲) حالانکہ ذیلی دفعہ (۱) بر مشتمل ہے—

(اَ) پہاڑی علاقہ میں ہوٹل کا تخمینہ لگایا جائے گا نصف قیمت کے حساب سے جو اس کیلئے لاگو ہو؛ اور

(ب) کوئی بھی ٹیکس کسی بھی ہوٹل پر نہیں لگایا جائے گا جہاں روزانہ کے سنگل لاجنگ کے زیادہ سے زیادہ اخراجات ۲۴.۰۰ روپے سے زائد نہ ہو۔

تشریح:—اس ذیلی دفعہ میں زیادہ سے زیادہ روزانہ خرچ سنگل لاجنگ یونٹ کیلئے بر مشتمل ہیں پنکھے، ائیر کنڈیشننگ لائٹ، ہیٹ، ٹیلی فون، بیڈنگ کے اخراجات اور وہ تمام دوسری ادائیگی جو لاجنگ یونٹ کیلئے جُڑی ہو ماسوائے وہ حصہ جو خوراک کی سپلائی کیلئے ہو۔

(۳) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت لگایا جانے والا ٹیکس کا تخمینہ (پچاس فیصد) کی بنیادوں کے حساب سے ہو گا مجموعی لاجنگ یونٹ جو ہوٹل میں موجود ہو اس حقیقت کے خلاف آیا کہ لاجنگ یونٹ لئے گئے ہیں یا نہیں۔

(۴) حکومت کے بتائے ہوئے طریقوں سے ٹیکس ایک یا زائد قسطوں میں ادا کیا جائے گا۔

(۵) ....

(۶) ٹیکس کا تخمینہ اور حصول اور لاجنگ یونٹس کی مجموعی تعداد کا تخمینہ ایسی ایجنسی کرے گی اور ایسے طریقوں سے جو وضع ہیں جو تخمینہ لگانے والی اتھارٹی اس مقصد کیلئے ہو۔

(اَ) ہوٹل کے مالک یا منیجر کو طلب کرے جو حساب کتاب کی کتاب پیش کرے دستاویزات یا دوسرے کاغذات جو اس کے قبضے میں ہو یا قوت، ہوٹل سے متعلق اطلاع نہیں ہو؛ اور

(ب) داخل ہو یا تحریری حکم کے ذریعے اپنے ماتحت افسر کو با اختیار

کرے کہ وہ ہوٹل میں داخل ہو۔

(۷) حکومت عام یا خاص حکم کے ذریعے کوئی بھی ہوٹل مستثنیٰ کرتی ہے یا ہوٹلوں کی کوئی بھی جماعت مجموعی ادائیگی سے اس دفعہ کے نیچے ٹیکس کی ادائیگی سے۔

(۸) مغربی پاکستان فنانس ایکٹ ۱۹۶۴ء کی دفعہ ۱۰اِاب تنسیخ ہے۔

تشریح۔۔۔اس شق میں تب تک مضمون میں جب کوئی چیز خلافِ قانون ہو۔

(اَ) ہوٹل کے معنی ہے ایک اسٹیبلشمنٹ جہاں بورڈ کے ساتھ لاجنگ یا دوسرے خدمات جو مہیا کی جاتی ہے پیسوں کی خاطر لیکن شامل نہ ہو۔۔۔

(i) کوئی گھر یا ہاسٹل جو بالکل بوڑھوں یا بیمار افراد کیلئے رکھا جاتا ہے یا جو حالت ہو طالبِ علموں کیلئے تعلیمی، طبی یا خیراتی اداروں سے یا اس کے زیرِ قابو؛

(ii) کوئی مہمان خانہ، میس یا دوسری جگہ صوبائی یا مرکزی حکومت کے قبضے میں ہو یا اس سے متعلق ہو جہاں لاجنگ، بورڈ یا دوسری خدمات حکومت کے مُلازمین یا عسکری طاقت کے ممبران کو مہیا کی جاتی ہیں؛

(ب) "لاجر" کے معنی ہے ایک فرد جس کے قبضے میں ہو یا ہوٹل کی طرف سے دیئے ہوئے رہائش کو استعمال کر رہا ہو۔

(ج) "لاجنگ یونٹ" کے معنی ہے ایک بیڈ یا دوسری سونے کی رہائش جو لاجر کو مہیا کی گئی ہو یا مہیا کرنے کا ارادہ ہو کمرے میں رات کے قیام کیلئے لاجنگ؛

(د) لاجنگ کیلئے کمرہ کے معنی ہے کمرہ کا ایک حصہ یا کمروں کے سوٹس ہوٹل میں جو عام طور پر کرایہ پر دیئے جاتے ہیں بطور رہائشی جگہ اور اس پر مشتمل ہیں ایک کمرہ اور کمرہ حصہ یا کمروں کے سوٹس جو ہوٹل کے باقاعدہ ملازم کے علاوہ ایسے فرد کو بغیر پیسوں کے دیا جاتا ہے۔

۱۳. (ا) مغربی پاکستان فنانس ایکٹ ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۱۶ ذیلی دفعہ اِکیلئے مندرجہ ذیل ذیلی دفعات ہے:— مغربی پاکستان ایکٹ نمبر IX، ۱۹۶۳ء میں ترمیم۔

"(ا) ایک سرمایہ حاصل کرنے پر ٹیکس لگایا جائے گا کسی بھی منافع پر یا جو فروخت سے حاصل ہو غیر منقولہ جائیداد کا تبادلہ ۳۰ جون ۱۹۶۳ء کے بعد سے اس میں ہو—

(اَ) شہر کو حکومت نے مغربی پاکستان اربن غیر منقولہ جائیداد ٹیکس ایکٹ ۱۹۵۸ء کی دفعہ ۳ کے تحت مخصوص کیا ہے۔

(ب) ایسے دوسرے شہری علاقے جو حکومت ذیلی دفعہ (ا-اَ) کے مخصوص کرے گی۔

بشرطیکہ جائیداد سے متعلق ٹیکس حکومت کی جانب سے کلاز (اَ) یا کلاز (ب) کے تحت مخصوص شہری علاقے یکم جولائی ۱۹۶۳ء کو یا اس کے بعد لگایا جائے گا منافع پر محاصل جو خرید و فروخت سے حاصل ہو متبادل یا جائیداد کا تبادلہ اس تاریخ کے بعد پُر اثر ہو گا ایسے علاقے جو شہری علاقے مخصوص کئے گئے ہو۔

بشرطیکہ مزید کہ غیر منقولہ جائیداد کے تبادلہ پر ٹیکس نہیں لگایا جائے گا غیر منقولہ جائیداد کی تقسیم کے نتیجے میں مجموعی یا ہندوؤں کی غیر منقسم جائیداد کا کچھ حصہ یا ایسے جائیداد کی تقسیم کسی فرم کے تحلیل ہونے پر یا تقسیم دوسرے افراد یا کمپنی کی لیکویڈیشن پر ہبہ نامہ کے تحت، ترکہ، وصیت یا نہ رُکنے والے ٹرسٹ کے تبادلہ پر۔

(ا-اَ) حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعے مخصوص کرے گی کوئی بھی بنی ہوئی جگہیں جو ایسے علاقوں میں ہو یا ان سے منسلک ہو اس دفعہ کی رُو سے شہری علاقے ہیں۔

تشریح.—اس دفعہ کی مقاصد کی خاطر بنی ہوئی جگہ کے معنی ہونگے جو مقبوضہ ہو بطور عمارت کی ایک جگہ جو بند ہو اور زرعی مقاصد یا اس کے تحت دوسرے کسی مقصد کیلئے استعمال نہ ہوتا ہو۔

۱۴. اگر وہ شخص جو دفعہ ۵ کے تحت ٹول ٹیکس کی ادائیگی کیلئے ذمہ دار ہو گا یا دفعہ ۱۲، یا اکٹھا کرنے اور ٹول ٹیکس کی ادائیگی کیلئے یا دفعہ ۷ کے تحت ٹیکس، ٹول کی ادائیگی میں ناکام رہے جو بھی حالت ہو تو وہ ذمہ دار ہو گا کہ ادا کرے جُرمانہ جو ٹول کی رقم سے زائد نہ ہو یا ٹیکس قابلِ ادا ہو۔ سزا۔

سِول کورٹ میں دیوانی مقدمات پر پابندی۔

۱۵. کوئی بھی مقدمہ سِول عدالت میں نہیں ہو گا کہ وہ اس کو کالعدم قرار دے یا ٹیکس کی تخمینہ میں ترمیم کرے یا ٹول جو اس قانون کے تحت بنے ہو اور وہ اصول اس کے تحت بنے ہو۔

موجودہ قوانین کا اطلاق۔

۱۶. جہاں کوئی ٹیکس یا سرچارج یہ نافذ کرتا ہے اس کے اضافے کے ساتھ یا کوئی سرچارج کسی موجودہ ٹیکس پر اطلاق سے یا کسی مروجہ قانون خیبر پختونخوا میں ایسے قوانین میں ٹیکس کو اکٹھا کرے اور ریکوری کا طریقہ کار جہاں تک اس کا اطلاق ہو اس پر اس کا اطلاق ہو گا تخمینہ لاگت اور اضافی ٹیکس کی ریکوری یا سرچارج۔

قانون میں ترمیم کا اختیار۔

۱۷. حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعے ایسے چھوڑتی ہیں اس کے ساتھ اختیار کرتی ہے اور مرمم کرتی ہے کوئی صوبائی قانون جو بھی ضروری ہو جو اس قانون کے تحت ٹیکس کو لگانے یا اسے اکٹھا کرنے کیلئے ضروری ہو۔

اُصول وضع کرنے کے اختیارات۔

۱۸. (۱) حکومت اس قانون کو جاری رکھنے کی خاطر اُصول وضع کرتی ہے۔

(۲) بغیر کسی تعصب کے مذکورہ بالا دفعات کے ایسے اُصول مہیا کرتے ہیں تمام یا مندرجہ ذیل کاموں کیلئے:—

(i) اس قانون کے تحت تخمینہ لگانے کیلئے طریقہ کار اکٹھا کرنے اور کوئی ٹیکس یا ٹول کی ادائیگی کیلئے؛

(ii) دفعہ ۱۲ کی رُو سے ہوٹلوں کی درجہ بندی؛

(iii) یا اسے سے منسلکہ کوئی کام۔

(۳) کوئی اُصول جو وضع ہوتے ہیں یا بنائے جانے کا تصور ہوتا ہے مغربی پاکستان فنانس ایکٹ ۱۹۶۴ء جیسی دفعات جو بھی جاری ہو یا اس قانون کے تحت بنائے گئے ہو۔

پہلا جدول

(دیکھئے دفعہ ۳)

سرچارج

جہاں مجموعی زمین کی آمدن واجب الادا ۳۴۹ روپے سے زائد نہ ہو	Nil
جہاں مجموعی زمین کی آمدن واجب الادا ۳۴۰ روپے سے زائد ہو مگر ۴۹۹ سے زائد نہ ہو۔	بارہ روپے
جہاں مجموعی زمین کی آمدن واجب الادا ۴۹۹ روپے سے زائد ہو مگر ۷۴۹ سے زائد نہ ہو۔	چوبیس روپے
جہاں مجموعی زمین کی آمدن واجب الادا ۷۴۹ روپے سے زائد ہو مگر ۹۹۹ روپے سے زائد نہ ہو۔	پچاس روپے
جہاں مجموعی زمین کی آمدن واجب الادا ۷۴۹ روپے سے زائد ہو مگر ۹۹۹ روپے سے زائد نہ ہو۔	پچاس روپے
جہاں مجموعی زمین کی آمدن واجب الادا ۹۹۹ روپے سے زائد ہو مگر ۱۹۹۹ روپے سے زائد نہ ہو۔	ایک سو روپے
جہاں مجموعی زمین کی آمدن واجب الادا ۱۹۹۹ روپے سے زائد ہو مگر ۴۹۹۹ روپے سے زائد نہ ہو۔	دو سو پچاس روپے
جہاں مجموعی زمین کی آمدن واجب الادا ۴۹۹۹ روپے سے زائد ہو مگر ۹۹۹۹ روپے سے زائد نہ ہو۔	پانچ سو روپے
جہاں مجموعی زمین کی آمدن واجب الادا ۹۹۹۹ روپے سے زائد ہو۔	ایک ہزار روپے

دوسرا جدول

(دیکھئے ذیلی دفعہ ۴)

زمین کی مجموعی آمدن کا سیل	ہر سلیب سے متعلق ٹیکس کی رقم
۴۵۰ روپے تک	Nil
۴۵۰ روپے سے زائد مگر ۱۲۵۰ روپے سے زائد نہ ہو۔	زمین کی کل آمدن کا ایک چوتھائی
۱۲۵۰ روپے سے زائد مگر ۳۵۰۰ روپے سے زائد نہ ہو۔	زمین کی کل آمدن کا ایک نصف
۳۵۰۰ روپے سے زائد مگر ۹۰۰۰ روپے سے زائد نہ ہو۔	زمین کی کل آمدن کے برابر
۹۰۰۰ روپے سے زائد	زمین کی کل آمدن کا ڈیڑھ گنا۔

تیسرا جدول

(دیکھئے ذیلی دفعہ ۷ اور ۹)

حصہ-I

مال بھیجنے کا کرایہ

جہاں مال بھیجنے کا کرایہ تین روپے سے زائد نہ ہو	Nil
جہاں مال بھیجنے کا کرایہ تین روپے سے زائد ہو مگر دس روپے سے زائد نہ ہو۔	چھ پیسے
جہاں مال بھیجنے کا کرایہ دس روپے سے زائد ہو مگر پچیس روپے سے زائد نہ ہو۔	بارہ پیسے
جہاں مال بھیجنے کا کرایہ پچیس روپے سے زائد ہو مگر پچاس روپے سے زائد نہ ہو۔	پچیس پیسے
جہاں مال بھیجنے کا کرایہ پچاس روپے سے زائد ہو مگر پچھتر روپے سے زائد نہ ہو۔	پچاس پیسے
جہاں مال بھیجنے کا کرایہ پچھتر روپے سے زائد ہو مگر سو روپے سے زائد نہ ہو۔	ایک روپے
جہاں مال بھیجنے کا کرایہ سو روپے سے زائد ہو مگر ایک سو پچاس روپے سے زائد نہ ہو۔	دو روپے
جہاں مال بھیجنے کا کرایہ ایک سو پچاس روپے سے زائد ہو مگر دو سو روپے سے زائد نہ ہو۔	تین روپے
جہاں مال بھیجنے کا کرایہ دو سو پچاس روپے سے زائد ہو مگر تین سو روپے سے زائد نہ ہو۔	چار روپے
جہاں مال بھیجنے کا کرایہ تین سو روپے سے زائد ہو۔	چار روپے بمع ایک روپے ہر سو روپے کے لئے، مال بھیجنے میں تین سو روپے سے زائد۔

حصہ-II

مسافروں کا کرایہ

پہلے درجے کے ٹکٹ پر	پچاس پیسے
دوسرے درجے کے ٹکٹ پر	پچیس پیسے
انٹر کلاس ٹکٹ پر	بارہ پیسے
تیسرے درجے یا ڈیک ٹکٹ پر	چھ پیسے

بشر طیکہ کوئی بھی ٹیکس نہیں لگایا جائے گا جہاں کرایہ تین روپے سے زائد نہ ہو۔

چوتھا جدول